Annexure "A/39"

165

IN THE COURT OF CIVIL JUDGE & JUDICIAL MAGISTRATE -VI, MALIR KARACHI

FIR: 40/2018	U/S: 365/302/109/344/34/R/W 7 ATA	PS: Sachal

STATEMENT OF WITNESS UNDER SECTION 164 Cr.P.C

I swear by Allah Almighty, that I will give true evidence, and if I give false evidence, I would be invoke wrath and curse of Allah on me.

My Name is Muhammad Qasim Father's Name: Daoowad Khan

Religion: Islam Age about: 23 yrs

Occupation: Driver Residance: Manghoo Peer, Kunwari Colony Karachi West

EXAMINATION IN CHIEF

میں اور حضرت علی مورخہ 3 یا 4 مہینہ جون سال 2018
دن جمعرات آل آصف کپڑے لینے گئے تھے، اور وہاں
تقریباً 02:45 پہ پہنچے۔ اس وقت حضرت علی کو
نقیب نے میسنجر (Messenger) پہ میسج کیا جب ہم
سردار ہوٹل پہ بیٹھے تھے۔ نقیب نے میسج کے ذریعے ہمیں
سہراب گوٹھ کے سامنے شیر آغا ہوٹل پہ بلایا۔ ہم نقیب
کی بتائی ہوئی جگہ پہ تقریباً 3 بجے ملے۔ اندر جا کے بیٹھے
تو نقیب نے تین چائے اور چار پانچ کیک کا آرڈر دیا۔
اس سے پہلے کہ چائے آتی، تقریباً 8 سے 9 بندے سول
ڈریس میں آئے۔ ان میں سے کسی کو پینٹ شرٹ
تھی اور کچھ کی شلوار قمیض۔ کچھ کے ہاتھ میں پستول
تھی اور کچھ کے ہاتھ میں کلاشنکوف۔ اسلحہ کے زور
پہ ہمیں پولیس موبائل میں بٹھایا اور سہراب
گوٹھ چوکی پہ لے گئے۔ وہاں نقیب کو الگ بٹھایا اور
ہم دونوں کو الگ کمرے میں بٹھا دیا۔ ہم اس کمرے
میں تقریباً چالیس پینتالیس منٹ تک بیٹھے رہے پھر ایک
آدمی اندر آیا اس نے ہم دونوں کی آنکھوں پر

پر پٹی باندھی۔ میری پٹی زیادہ زور سے باندھی تھی۔
جب میں نے وہ شکایت کی تو مجھے زور کا تھپڑ مارا۔
ہم کو ایک گاڑی میں بٹھایا جس کا دروازہ بند ہوا۔ اور ہم نے گاڑی میں
بیٹھنے سے پہلے پوچھا کسی نے کہ کہاں جا رہے ہو، تو وہ بولے راؤ
انوار صاحب کے پاس اور وہاں سے تم لوگ چھٹ
جاؤ گے۔ چالیس پینتالیس منٹ کے راستے کے بعد
ہمیں گاڑی سے اتار کے دس پندرہ قدم چلوا کے
ہمیں نیچے بٹھا دیا۔ پھر ہم لوگ کہ پیروں کو بیڑیاں
لگائیں اور انکو تالا مار دیا۔ پھر ہمیں ایک کمرے میں
بند کیا اور کہا جب دروازہ ناک ہو تو سمجھ جانا
راؤ انوار صاحب آنے والے ہیں اور آنکھیں بند کر لینا۔
جب ہم نے پٹی کھول لی تو دیکھا نقیب بھی ہمارے
ساتھ تھا۔ پھر نقیب نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا ہے جو
یہ لوگ اٹھا لائے ہیں۔ اور نقیب نے بتایا کہ اسکو ادھر
لانے سے پہلے اسکو بہت مارا گیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس
سے پولیس نے دس لاکھ روپے مانگے اور اس نے کہا
میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں۔ پھر کچھ دیر بعد دروازہ ناک
ہوا، اور جیسا بولا گیا تھا ہم نے آنکھوں پر پٹی باندھ لی
ایک شخص اندر آیا جس کی آواز جانی پہچانی تھی
پوچھنے لگا نام بتاؤ، ہم نے بتایا پھر پوچھا کدھر کے
ہو اور پیسے کہاں کہ ہو، ہم نے وہ بھی بتایا۔
پھر وہ چلا گیا اور دروازہ بند ہوا۔ وہ دن گزر گیا
اگلے دن عشاء کے وقت دروازہ ناک ہوا اور ایک
آدمی اندر آیا، تینوں کو کھڑا کیا، سب سے نام پوچھے
اور نقیب کو باہر لے گئے۔ باہر سے ہم کو نقیب کی
چیخیں سنائی دیں۔ تقریباً 20 منٹ یا ایک گھنٹے بعد
ایک آدمی پھر اندر آیا اور حضرت علی کو باہر لے گیا

پھر میں نے اسکی بھی چلانے کی آواز سنی۔ پھر کچھ
دیر بعد مجھے پٹی ڈبل کر کے ہاتھ پیچھے باندھ کر باہر
لے گئے۔ باہر مجھ سے پوچھا کیا کام کرتے ہو میں نے کہا
میں ابھی دبئی سے آیا ہوں۔ اس نے مجھے بہت زور سے
تھپڑ مارا۔ پھر مجھے ٹیبل نما چیز پہ لٹا دیا۔ منہ (Face)
پر کپڑا رکھا اور ناک میں شلوار کا پانی ڈالتا رہا۔
جب بیہوشی کے قریب پہنچتا پانی بند کر دیتا تھا۔ یہ
عمل پانچ سے 6 مرتبہ کیا۔ اگلے دن گیارہ سے بارہ بجے
دروازہ ناک ہوا۔ ہم نے حسب معمول آنکھوں پر پٹی
باندھ لی۔ آدمی اندر آیا اور نقیب کو کہا باہر
آجاؤ۔ اس کو باہر لے گئے اور اسکی چیخیں ہمیں اندر سنائی
دے رہیں تھیں۔ جب نقیب اللہ واپس آیا تو بتایا
کہ اس پر بہت تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ بعد میں تقریباً
ایک گھنٹے کے بعد دروازہ ناک ہوا۔ ہم نے پٹی
باندھ لی۔ اور ایک آدمی نقیب اللہ کو باہر لے گیا
اس کے بعد اسکو میں نے دوبارہ نہیں دیکھا۔ اسکے اگلے
دن عصر سے مغرب کے درمیان ہمیں باہر نکالا
اور آنکھوں پہ پٹی باندھ کے ہمیں گاڑی میں بٹھا کے
سچل چوکی لایا گیا۔ اس چوکی پہ ہمیں لاک اپ میں
بٹھایا۔ وہاں ہم نے عشاء کی نماز پڑھی۔ لاک اپ سے باہر
لے کر آفس میں لے گئے اور پٹی کھول دی۔ آفس
میں بیٹھے آدمی کو دیکھا تو اسکی بڑی مونچھیں تھیں۔
میں نے ہم کو بولا کہ کسی کو اگر بتایا کہ تمہارے ساتھ
تیرا نقیب اللہ محسود بھی تھا تو جان سے جاؤ گے۔
جب میں میڈیا پہ اس بڑی مونچھوں والے کو دیکھا تو
تو پہچان گیا اس کا نام علی اکبر ملاح بتایا جا رہا تھا۔
مورخہ 18-1-17 کو بذریعہ میڈیا پتا لگا کہ نقیب اللہ

JUDICIAL MAGISTRATE KARACHI

(4) (171)

مسعود کو جعلی پولیس مقابلے میں راؤ انوار
اور اس کی ٹیم نے قتل کر دیا تھا۔ اس خبر سے اور
اس تشدد سے آج تک خوف اور دہشت کے باعث
روح کانپ جاتی ہے۔ میں نے جن پولیس افسران
کو دیکھا تھا اگر سامنے سے دیکھوں گا تو پہچان لوں گا۔
[illegible] جب آواز میڈیا پہ سنی

Qasim

Muhammad Qasim S/O Daoowad Khan

Cross to Accused
Nil, as none is Present before the court.

26/11/18

JUDGE & JUDICIAL MAGISTRATE ... KARACHI

Certificate

It is certified that the statement of Muhammad Qasim S/o Daoowad Khan has been recorded as per his verbatim. The content of statement of Muhammad Qasim was read over to him in Urdu language to which he fully understood and admitted to be correct and signed on it.

Muhammad Qasim
S/O
Daoowad Khan

Qasim

26/11/18

Annexure "A/40"

(173)

IN THE COURT OF CIVIL JUDGE & JUDICIAL MAGISTRATE -VI, MALIR KARACHI

FIR: 40/2018	U/S: 365/302/109/344/34/R/W 7 ATA	PS: Sachal

STATEMENT OF WITNESS UNDER SECTION 164 Cr.P.C

I swear by Allah Almighty, that I will give true evidence, and if I give false evidence, I would be invoke wrath and curse of Allah on me.

My Name is: Hazrat Ali Father's Name: Shakir Masood

Religion: Islam Age about: 19.

Occupation: Student Residance: Mangho Peer road, Kunwari Colony, Karachi West.

EXAMINATION IN CHIEF

مورخہ 3 یا 4 دن جمعہ رات سال 2018 جنوری
مہینہ بوقت تقریباً 02:45 پر میں اور میرا
دوست قاسم کپڑے لینے آل آصفہ گئے تھے۔ وہاں
مجھے میسج (Menenger) پہ نقیب کا میسج آیا کہ میں
تمہیں یاد کر رہا ہوں ملنے آجاؤ۔ میں اس وقت
سردار ہوٹل پہ بیٹھا تھا اور اس نے مجھے سہراب گوٹھ
افغانی روڈ نیئر آغا ہوٹل پہ بلایا۔ اس دوران
مجھے نقیب نے موبائل پہ کال کی کہ میں نیئر
ہوٹل پہنچ چکا ہوں۔ میں اور قاسم وہاں تقریباً
05:00 بجے پہنچے نقیب سے ملے اور موٹر سائیکل
پارک کی۔ ہم جیسے ہی ہوٹل پہ بیٹھے تو ویٹر آیا
جس کو نقیب نے کہا کہ 3 چائے اور چار پانچ
تکے لے آؤ۔ مگر اس پہلے کے وہ چائے لاتا 8 سے
9 بندے سول ڈریس میں آئے اور ہم تینوں کو باہر
کھڑی پولیس موبائل میں بٹھا دیا۔ ان میں سے کچھ
بندوں نے پینٹ اور شرٹ پہنی تھی اور کچھ نے شلوار
قمیض، کچھ کے ہاتھ میں پستول تھی اور کچھ کے ہاتھ

کلاشنکوف تھیں۔ وہاں سے زبردستی اسلحہ کے زور سے
ہمیں سیل چوکی لے گئے۔ وہاں چوکی پر ہی ہم
تینوں کو بٹھایا پھر وہاں سے مجھے اور قاسم کو نقیب
سے الگ کر کے دوسرے کمرے میں لے گئے۔ دوسرے کمرے
میں ۳ یا ۴ لوگ آئے اور ہم دونوں سے پوچھنے
لگے کہ کس بات کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ جس پر
ہم نے ان کو بتایا کہ نقیب دوست ہے تو ان سے
ملنے گئے تھے۔ تقریباً چالیس پینتالیس منٹ بعد دو
بندے کمرے میں آئے۔ ایک نے گیٹ کھولا اور دوسرے
نے ہم دونوں کی آنکھوں پے پٹی باندھی اور ہم
دونوں کے ہاتھ بھی پیچھے سے باندھ دیئے۔ قاسم نے
آواز دی کہ پٹی تھوڑی ڈھیلی کرو تو اسکو زور کا
تھپڑ مارا۔ جب ہم نے پوچھا کدھر لے کے جا رہے ہو
تو انہوں نے کہا کہ راؤ انوار کے پاس لے کے جا رہے
ہیں وہاں سے تم جنت میں جاؤ گے۔ وہاں سے ایک
گاڑی میں بٹھایا۔ بیٹھتے ہی میرے سر پر گھنٹی ہوا محسوس
ہوئی اور گیٹ بند ہونے کی آواز بھی آئی۔ تقریباً
چالیس پینتالیس منٹ کے سفر کے بعد ایک نامعلوم
جگہ پر ہمیں اتارا گیا۔ گاڑی سے اتار کر ۱۰ یا
قدم چلا کر ہمیں نیچے بٹھا دیا۔ ہاتھ کھول دئے اور پاؤں
میں بیڑیاں لگا کر اس پر تالے لگا دیئے۔ ہمیں کہا گیا
کہ جب دروازہ ناک ہو سمجھ جانا راؤ صاحب آنے
والے ہیں اور آنکھوں سے پٹی زور سے بند کر دینا۔ راؤ صاحب
کے آنے سے پہلے ہم نے جب آنکھیں کھولیں تو دیکھا ایک
کمرے میں بند ہیں اور نقیب بھی ساتھ ہے۔ اس سے
پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں بھی تم لوگ کیساتھ اس
گاڑی میں لایا گیا ہوں۔ نقیب نے پوچھا کہیں تم نے موٹر سائیکل
وغیرہ تو نہیں چھپایا جو یہ پکڑ لائے ہیں۔ میں نے کہا نہیں

نقیب نے بتایا کہ اسے پولیس نے بہت مارا تھا
اور دس لاکھ مانگے، جس پر نقیب نے انکو کہا
میں غریب ہوں پچاس ہزار بھی نہیں دے سکوں گا۔
دو تین گھنٹے بعد گیٹ کھلا اور ایک جانی پہچانی آواز
تھی، ہم سے پوچھا نام بتاؤ، ہم تینوں نے نام بتایا۔
پھر پوچھا کہاں رہتے ہو، ہم نے [illegible] کہا اور پوچھا کہاں
کہ ہو ہم نے وہ بھی بتایا۔ پھر اس نے پوچھا تم تینوں
محسود ہو، ہم نے کہا ہاں۔ پھر وہ چلا گیا اور گیٹ
بند ہونے کی آواز آئی۔ پھر ہمیں فجر کی اذان کی
آواز سنائی دی اور ہلکی سی سبزیوں اور پھلوں کی
خوشبو بھی آ رہی تھی۔ اور ہلکی سی پشتو زبان بھی باہر
سے سنائی دے رہی تھی۔ اس دن ہمیں ایک بار کھانا
دینے اندر دو تین لوگ آئے، اور آنے سے پہلے وہ ناک
کرتے تھے تاکہ ہم اپنی آنکھوں پہ پٹی باندھ لیں۔ پھر
اس دن عشا کی اذان کے وقت دروازہ ناک ہوا ہم نے
پٹی باندھ لی۔ دو سے تین بندے آئے اور نقیب کو
باہر لے گئے۔ اسی وقت نقیب کی چیخنے کی آواز سنائی
دی، ہم سمجھ گئے کہ اس پر تشدد ہو رہا ہے۔ چالیس پینتالیس
منٹ بعد وہ پھر آئے اور مجھے نکال کے لے گئے اور اس
دفعہ پہلے آنکھوں پر پٹی ڈبل کر دی، ہاتھ پیچھے باندھ
دیئے اور پیروں سے بیڑیاں کھول دیں۔ اور مجھے ٹیبل پہ
لٹا کر پیروں سے لے کر گردن تک باندھ دیا، پھر میرے
منہ (mouth) اور ناک میں نسوار ڈالی۔ چہرے پر کپڑا رکھ
کر پانی ڈالتے تھے جو کہ ناک کے ذریعے دماغ تک جاتا
تھا اور غوطے آتے تھے۔ یہ عمل انہوں نے 6 سے 7 مرتبہ
کیا۔ میں مسلسل ہر سوال کے جواب میں کہتا رہا کہ میں
ایک شاگرد ہوں اور کچھ نہیں۔ مجھے سائیڈ پہ بٹھایا اور
قاسم کے ساتھ بھی یہی تشدد کیا۔ جب کہ نقیب کی آواز

... & JUDICIAL MAGISTRATE ... KARACHI

(۵) 179

نہیں مجھے سنائی دے رہی تھی۔ اس کے بعد ہم تینوں
کو ایک کمرے میں بٹھا دیا۔ پھر دوسری رات ہم نے 12
یا ساڑھے 12 کے درمیان دروازے کی ٹھک ٹھک سنی اور آنکھیں
پٹی کھلی۔ پھر کچھ لوگ اندر آئے ہوئے نقیب کو اٹھایا اور
باہر لے گئے۔ پھر ہم نے نقیب کی چیخ اور چلانے کی آواز
سنی۔ ایک گھنٹہ بعد پھر اسکو کمرے میں لے آئے۔ تقریباً
20 یا 30 منٹ بعد پھر لوگ اندر آئے ہوئے میں اٹھا کہ شاید میری
باری ہے مگر وہ دوبارہ نقیب کو باہر لے گئے۔ اگلے دن
عصر اور مغرب کے درمیان ہم دونوں کی آنکھوں پے پٹی
لگائی گاڑی میں بٹھایا اور سچل چوکی پہ لے آئے۔
اور ہم نے چوکی پہ نماز پڑھی۔ دو تین بندے آئے ہوئے
اور آفس میں لے گئے۔ آفس میں بڑی مونچھوں والا
بندہ بیٹھا تھا جس نے ہم دونوں کو کہا کہ جاؤ تم دونوں
کی جان بخش دی۔ مگر اگر کسی کو بتایا کہ نقیب بھی
تمہارے ساتھ تھا تو جان سے جاؤگے۔ پھر کچھ دن سوشل
میڈیا پہ اس بڑی مونچھوں والے کا چہرہ اور نام
دیکھا کہ وہ اکبر ملاح تھا۔ میری جیب سے پہلے دن لی
گئی موبائل سچل چوکی پہ واپس دے دی اور ساڑھے [illegible] ہزار
واپس نہیں کیے۔ تقریباً دس ساڑھے دس بجے ہمیں بائی
سپر ہائی وے پہ چھوڑ دیا گیا۔ پہلے دن سے آخری دن
تک جن جن پولیس افسران کو دیکھا تھا دوبارہ
دیکھوں گا تو پہچان لوں گا۔ جب میڈیا پہ دوبارہ راؤ انوار
کی آواز سنی تو پہچان لی کہ یہ وہی آواز ہے جس
نے ہم سے الگ کمرے میں نام، پتہ اور قوم کا پوچھا
تھا۔ اس کے بعد مجھے پتہ بذریعہ میڈیا لگا کہ نقیب
کو راؤ انوار نے اپنی ٹیم سمیت جعلی پولیس مقابلے میں
قتل کر دیا ہے۔ اس خبر سے میں آج تک خوف
اور دہشت میں مبتلا ہوں۔

Hazrat Ali S/o
Shakir Masood

Pali

26/1/2018

...E & JUDICIAL MAGISTRATE...

Cross to Accused

Nil, as none is present before the Court despite prior notice.

Certificate

It is certified that the statement of Hazrat Ali S/o Shakir Mareed has been recorded as per his verbatim, by me in his presence and hearing. The entire content of statement was read over to him in Urdu language, to which he properly understood and admitted to be correct and signed on it.

Hazrat Ali S/o Shakir Mareed — Hazrat Ali

Sd/- 26/1/18